Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 01, January-June 2024, **PP**: 90-99
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

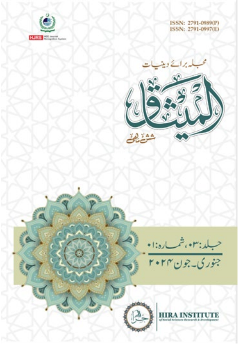

ضلع مردان کے خواجہ سرا اور ان کے نفسیاتی مسائل کا شرعی اور تحقیقی جائزہ

Shariah and Research Review of Psychological Problems of Intersex Individuals of Mardan District

1. Kashif Ali
kashifawkum689@gmail.com
M.Phil Scholar,
Department of Islamic Studies,
Abdul Wali Khan University, Mardan, KPK.

2. Habiba Kashif
hkpmh98@gmail.com
M.Phil Scholar,
Department of Islamic Studies,
Abdul Wali Khan University, Mardan, KPK.

How to Cite: Kashif Ali and Habiba Kashif. 2024: "Shariah and Research Review of Psychological Problems of Intersex Individuals of Mardan District".*Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01):90-99.

Article History:

Received:	Accepted:	Published:
23-01-2024	26-02-2024	26-04-2024

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

ضلع مردان کے خواجہ سرااوران کے نفسیاتی مسائل کاشرعی اور تحقیقی جائزہ

Shariah and Research Review of Psychological Problems of Intersex Individuals of Mardan District

1. **Kashif Ali**
   M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan.
   kashifawkum689@gmail.com
2. **Habiba Kashif**
   M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan.
   hkpmh98@gmail.com

Abstract:

Intersex individuals, born with reproductive or sexual anatomy that doesn't fit typical male or female classifications, often face significant psychological challenges due to societal stigma, discrimination, and lack of understanding. This study aimed to investigate the psychological problems experienced by intersex individuals in Mardan district Khyber Pakhtunkhwa province, Pakistan. A mixed-methods approach was employed, combining surveys and in-depth interviews with many intersex individuals. Results revealed high levels of anxiety, depression, and low self-esteem among intersex participants, stemming from social rejection, gender identity confusion, and inadequate support. Themes of shame, guilt, and isolation emerged from the qualitative data. The study highlights the urgent need for awareness campaigns, psychological support services, and legal protections to address the mental health concerns of intersex individuals in society. Healthcare providers, policymakers, and family members must work together to create a supportive environment, acknowledging the rights and dignity of intersex individuals. By shedding light on this marginalized group's struggles, we can promote inclusivity and ensure equal opportunities for all.

Keywords: *Intersex, Psychology, Societal Stigma, Self-Esteem, Human Rights.*

تمہید

مرد وعورت بنی نوعِ انسانی کی دوبڑی اصناف ہیں جن کی تخلیق اوراوصاف کی بناپر ہی ان کے حقوق وفرائض من جانب اللہ متعین ہیں۔ان دو اصناف کے علاوہ بنی نوع انسانی میں سے خواجہ سراؤں کی تخلیق بھی ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے جنہیں اللہ عزوجل انسانوں کے ہاں پیدا فرماتے ہیں اوربنیادی انسانی حقوق میں وہ برابری کا حق رکھتے ہیں۔ان کاوجود مشیتِ الٰہی کامظہر اوراس کی حکمتِ بالغہ کامقتضٰی ہے جس کا صحیح ادراک اسی کو ہے۔تاہم انسانی معاشرہ اس صنف کے حوالے سے بہت ظالمانہ رویہ رکھتاہے جس کاتدارک بہت ضروری ہے۔خواجہ سراؤں کوعام انسانوں کی بہ نسبت اپنی زندگی میں بہت سے مسائل کاسامنا کرناپڑتاہے اوروہ بسااوقات تعلیم،روزگاراورعلاج معالجہ جیسے بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کردیے جاتے ہیں۔شریعتِ اسلامیہ نے اس گروہ کووہ تمام بنیادی انسانی حقوق فراہم کیے ہیں جو ایک عام انسان یعنی مرد وعورت کوحاصل ہیں۔زیرِ نظر مقالہ پاکستان کے ضلع مردان

کے خواجہ سراؤں کے نفسیاتی مسائل سے متعلق ہے جس میں مسائل کا جائزہ لینے کے بعد شرعی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مسائل پر گفتگو سے قبل مردان میں ان کا تاریخی پس منظر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

خواجہ سرا۔۔تعارف اور ضلع مردان میں ان کا تاریخی پس منظر

یہ صنف برصغیر میں خواجہ سرا کے نام سے معروف ہے تاہم اس کے لیے دیگر مستعمل اصطلاحات میں "ہیجڑا"، "خسرا یا کھسرا" اور "کنر" شامل ہیں۔[1] عربی میں ان کو "مخنث" یا "خنثیٰ" کہا جاتا ہے۔[2] انگریزی میں انہیں "Eunuch" اور "Intersex" کہا جاتا ہے۔[3] پشتون انہیں "ہیجڑا"، ہیجڑا گان" اور "خواجہ سرا" بولتے ہیں۔ آسانی کے لیے مقالہ میں خواجہ سرا کی اصطلاح استعمال کی جائے گی۔

ضلع مردان میں تقریباً پچاس خواجہ سراؤں سے ان کی تاریخی حیثیت کے متعلق سوالات، مختلف کتب و مقالات اور عمر رسیدہ افراد سے تفتیش سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ ضلع مردان میں یہ لوگ پاکستان بننے سے پہلے سے آباد ہیں۔ یہاں کئی ایسے بالاخانے تھے جن میں خواجہ سرا اپنے "گرو" کی نگرانی میں نہ صرف رہائش پذیر بلکہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں جاکر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔ان بالاخانوں یا "ڈیروں" میں جو مشہور اور تاریخی حیثیت رکھتے ہیں وہ میر افضل خان بازار کے بالاخانے ہیں۔

انٹرویوز اور سروے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ضلع مردان میں خواجہ سرا حضرات کی اوسط دنیاوی تعلیم میٹرک تک اور دینی تعلیم ناظرہ قرآن مجید تک محدود ہے۔علاوہ ازیں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے تاہم ان کی تعداد انتہائی قلیل ہے۔یاد رہے کہ ان کے اصل نام کے علاوہ ان کے فرضی نام ہوتے ہیں اور اسی فرضی نام سے ان کو شہرت ملتی ہے۔ ممکنہ حد تک ان کے اصلی نام جاننے کی کوشش کی گئی تاہم عام طور پر یہاں کے خواجہ سرا سختی سے اپنا اصلی نام چھپاتے ہیں۔[4]

ضلع مردان کے خواجہ سرا اکیلے یا کم تعداد میں رہنے کے بجائے اکٹھے رہنا پسند کرتے ہیں۔یہ لوگ زیادہ تر گنجان آباد اور وسط شہر میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ مختلف گروہ مل کر ایک جگہ رہتے ہیں جسے عوام "بالا خانہ" اور خواجہ سرا حضرات پشتو میں "دیرہ" یعنی "ڈیرہ" کہتے ہیں۔ ہر ڈیرے یا بالاخانے میں پندرہ سے بیس خواجہ سرا ہوتے ہیں جن کا سربراہ ایک گرو ہوتا ہے۔وہ اس گرو کی نافرمانی نہیں کرسکتے اور بالفرض ان سے کوئی "گستاخی" سرزد ہو تو گرو سزا کے طور پر ان پر جرمانہ عائد کرتا ہے یا سخت جرم کی صورت میں ان کے بال بھی کاٹ سکتا ہے۔[5] ضلع مردان میں تقریباً تیس بالاخانے یا ڈیرے ہیں اور ان میں رہائش پذیر خواجہ سراؤں کی تعداد تقریباً پانچ سو ہے۔ ہر بالاخانہ متعلقہ پولیس تھانے کے ساتھ باقاعدہ رجسٹر ہے۔اس کے علاوہ خواجہ سراؤں کی تعداد ان کے صدر جناب رحیم اللہ عرف انمول کے پاس بھی درج ہے۔

ضلع مردان میں خواجہ سراؤں کو درپیش نفسیاتی مسائل

پاکستان میں ذہنی بیماریوں اور نفسیاتی مسائل کی شرح کافی بلند ہے۔ مستند ماہر نفسیات پروفیسر ڈاکٹر اقبال آفریدی کا کہنا ہے کہ پاکستان کی 34 فیصد آبادی ذہنی تناؤ کا شکار ہے۔کچھ ماہرین کے مطابق پاکستان کا ہر دوسرا شخص ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ سادہ الفاظ میں کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی 50 فیصد آباد نفسیاتی مسائل سے دوچار ہے۔[6]

ماہر نفسیات پروفیسر اقبال آفریدی کے مطابق پاکستان میں شقاق دماغی کے مرض سے دوچار افراد کی شرح تقریباً ڈھائی سے 3 فیصد تک ہے۔[7] ان اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں افراد کی ایک بڑی تعداد نفسیاتی مسائل اور مختلف ذہنی بیماریوں کا شکار ہے۔ ذہنی بیماریاں معاشرے کے ہر طبقہ کے لوگوں میں ہوسکتی ہیں لیکن عام افراد کی نسبت خواجہ سراؤں میں نفسیاتی مسائل کی

شرح زیادہ ہے۔ ایک اور ماہر نفسیات ڈاکٹر سدرہ کاظمی کا خواجہ سراؤں کے حوالے سے تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ ان میں بھی وہی خوبیاں اور صلاحیتیں موجود ہیں جو عام افراد میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ خواجہ سرا بچوں کو وہ ماحول اور توجہ نہیں دی جاتی جو دوسرے عام بچوں کو دی جاتی ہے اسی لیے ان کا مزاج عام بچوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر ان خواجہ سرا بچوں کو بھی عام بچوں جیسی توجہ اور ماحول مہیا کر دیا جائے تو ان میں بھی وہی صلاحیتیں نظر آئیں گی جو عام بچوں میں ہوا کرتی ہیں۔[8] اس تمہید کے بعد ضلع مردان کے خواجہ سراؤں کو درپیش نفسیاتی مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

احساسِ کمتری

احساسِ کمتری ایک ایسی بیماری ہے جس کے لاحق ہونے کے بعد نفسیاتی مسائل پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ماہرین نے احساسِ کمتری کی تعریف یوں کی ہے:

خود کو کسی سے کم تر سمجھنا، کسی محرومی کا شکار اور خود ترسی میں مبتلا ہونا "احساسِ کمتری" کہلاتا ہے۔[9]

احساس کمتری کے شکار افراد کو اپنی خوبیاں نظر نہیں آتیں۔ ایسے لوگ خود کو معاشرے کے دوسرے افراد سے کم تر سمجھتے ہیں۔ احساس کمتری انسان کی صلاحیتوں کو دبا دیتی ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق احساس کمتری کے شکار افراد میں جو علامات پائی جاتی ہیں اُن میں تنہائی پسند ہونا، ضرورت سے زیادہ حساس ہونا، عزتِ نفس کی کمی محسوس کرنا، معمولی باتوں پر بے عزتی کا احساس ہونا، بے بسی کی کیفیت میں مبتلا رہنا، خود اعتمادی میں کمی اور حسد و تعصب وغیرہ شامل ہیں۔[10]

مردان میں خواجہ سراؤں کی اکثریت احساسِ کمتری میں مبتلا ہے۔ "فیلڈ" میں موجود خواجہ سرا اپنے آپ کو ناچ گانا کے علاوہ کسی اور کام کا اہل ہی نہیں سمجھتے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ نے ہمیں مردوں جیسے جسم دیے ہیں لیکن ہماری روح عورتوں کی سی ہے۔ اسی وجہ سے مرد و عورت کے بیچ ہمارے یہ جسم کسی کام کے نہیں۔ ہم مختلف پروگرامز کرتے ہیں، پیسے کماتے ہیں اور ان سے اپنے شوق پورے کرتے ہیں۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ ہمیں اس معاشرہ نے کسی اور کام کے لائق سمجھا ہی نہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو اس معاشرہ کے عام افراد سے انتہائی کم تر سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ عام افراد سے الگ تھلگ رہنا پسند کرتے ہیں۔

ذہنی دباؤ

امریکن سائیکالوجیکل ایسوسی ایشن کی رپورٹس کے مطابق وہ اشخاص جن کا سامنا امتیازی رویوں سے ہوتا ہے اُن کے مزاج میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ امتیازی رویوں کا محض احساس بھی ذہنی تناؤ کا سبب بن سکتا ہے۔ خواجہ سرا عام لوگوں کی نسبت زیادہ حساس ہوتے ہیں اور عام لوگوں کے مقابلہ میں ان کے ساتھ امتیازی رویے روا رکھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں ذہنی دباؤ کی شرح 6.4 فیصد اور عام لوگوں میں یہ شرح 5.5 فیصد ہے۔ سروے کے دوران معلوم ہوا کہ خواجہ سراؤں کی اکثریت ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- خاندان کا نامناسب رویہ۔
- خاندان سے کٹ جانا۔
- افراد کا تحقیر آمیز رویہ۔
- قاتلانہ حملے۔
- معاشی تنگی۔

- بعض اوقات پولیس کا غیر مناسب رویہ۔

ضلع مردان میں خواجہ سرا مندرجہ بالا عوامل کی وجہ سے شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ خواجہ سرا (X) کا کہنا ہے کہ ہماری اکثریت ذہنی دباؤ اور ٹینشن کو کم کرنے کے لیے مختلف ادویات اور دیگر نشہ آور چیزوں کا استعمال کرتی ہے جس میں سگریٹ نوشی اور چرس پینا سرِفہرست ہیں۔

انتقامی رویہ

انتقامی رویہ دراصل دل و دماغ کی منفی نشو نما کی وجہ سے پروان چڑھتا ہے۔ یہ ایک معاشرتی حقیقت ہے کہ جب افراد کو ان کے حقوق جائز طریقہ سے نہیں ملتے تب ان کے اندر انتقامی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہی مسئلہ خواجہ سراؤں کا بھی ہے۔ جب ان کو جائز ذرائع سے بنیادی حقوق نہیں ملتے تو ان میں بھی انتقامی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے مجرمانہ سرگرمیاں بھی اپنا لیتے ہیں۔ مردان کے خواجہ سرا سمجھتے ہیں کہ افرادِ معاشرہ نے ان کو حقوق نہیں دیے، ہمیشہ سے ان کی حوصلہ شکنی اور تحقیر آمیز رویہ اپنایا ہے۔ نیز جنسی زیادتیوں کی وجہ سے بھی ان میں انتقامی اور منفی جذبات خوب پروان چڑھتے ہیں۔[11] رویوں میں شدت اور جارحانہ انتقامی رویہ خواجہ سراؤں کے نفسیاتی مسائل میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

معاشی بدحالی

نفسیاتی امراض میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ معاشی بدحالی بھی ہے۔ خواجہ سراؤں کی معاشی بدحالی تب شروع ہوتی ہے جب انھیں گھروں سے نکال دیا جاتا ہے۔ سروے کے مطابق مردان کے خواجہ سراؤں کو عام لوگوں جیسا روزگار یا ملازمت کرنے میں دشواری ہے۔ یہ دشواری معاشرہ کے افراد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ روزگار یا ملازمت نہ کرنے کی وجہ سے ناچ گانا ہی ان کا بنیادی روزگار بن جاتا ہے۔ یہ مختلف پروگراموں میں ناچ گا کر پیسے کماتے ہیں۔ پروگراموں کا ہونا روزمرہ کی بات نہیں یعنی کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں۔ چونکہ ان کی اکثریت کا ذریعہ معاش یہی پروگرام ہوتے ہیں اس لیے جب پروگرامز وغیرہ کا فقدان ہو تو ان کو معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہی مشکل ان کے نفسیاتی مسائل میں اضافہ کرتی ہے۔[12]

مجرمانہ سرگرمیاں

خواجہ سراؤں کے اندر جب انتقامی رویہ پروان چڑھتا ہے تو یہ مجرمانہ سرگرمیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس سے انھیں لگتا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ مجموعی طور پر سماج سے اپنا بدلہ لے رہے ہیں۔ دوسرے شہروں کی نسبت مردان میں ان کی مجرمانہ سرگرمیاں کم ہیں لیکن ان سے ان سرگرمیوں کا ارتکاب بہر حال ہوتا ہے۔ مختلف تنظیمیں اور لوگ ان کو لالچ دے کر ان سے اپنا کام کرواتے ہیں اور یہ لوگ پیسے اور "بدلہ" کے لالچ میں ان کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ ایک خواجہ سرا نے بتایا کہ مختلف تنظیموں اور لوگوں نے ان سے اور ان کے ساتھیوں سے مجرمانہ کام کروائے ہیں۔ انھوں نے مزید بتانے سے انکار کر دیا لیکن اتنا ضرور بتایا کہ ہم نے پیسوں اور اپنے جائز حقوق کے حصول کی لالچ میں ایسا کیا۔[13]

خودکشی کا رجحان

انسان کو جب مختلف قسم کے سماجی، معاشی اور خصوصاً نفسیاتی مسائل گھیر لیتے ہیں تو وہ زندگی سے انتہائی مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہی مایوسی اور اداسی جب اس کے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے تو انسان کو خودکشی کے خیالات آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ خواجہ سراؤں

میں خودکشی کرنے کے خیالات عام لوگوں کی نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ایک امریکی تحقیقی ادارے American Foundation for Suicide Prevention کے مطابق پوری دنیا میں خواجہ سراؤں کی خودکشی کرنے کی شرح مندرجہ ذیل ہے:

Trans Women یعنی مخنث عورتوں میں 42 فیصد خودکشی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جب کہ Trans Men یعنی جسے ہم خواجہ سرا کہتے ہیں ان میں 46 فیصد لوگ اقدام خودکشی کرتے ہیں۔اس کے علاوہ وہ ٹرانس جینڈرز جو اپنی جنسی شناخت ظاہر کرتے ہیں ان میں 50 فیصد افراد اقدام خودکشی کرتے ہیں۔رپورٹس کے مطابق جو خواجہ سرا "ایڈز" کے مرض مبتلا ہیں ان میں خودکشی کرنے کی شرح 51 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔[14]

سروے کے مطابق مردان کے 30 میں سے 22 خواجہ سراؤں نے زندگی میں کہیں نہ کہیں خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ ان کی مختلف وجوہات ہیں لیکن ان وجوہات میں جو وجہ سرفہرست ہے وہ ہے "افرادِ معاشرہ کا غیر مناسب رویہ"۔افراد اور معاشرے کے رویوں نے ان پر زندگی کا گھیرا اتنا تنگ کر دیا ہے کہ انھیں خودکشی کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔خاندان سے کٹ جانا، جنسی تشدد، ذہنی دباؤ، معاشی مسائل اور مختلف قسم کے نفسیاتی مسائل کی وجہ سے یہ لوگ خودکشی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔[15]

خواجہ سراؤں کو درپیش نفسیاتی مسائل کا شرعی و تحقیقی جائزہ اور ان کا حل

نفسیاتی مسائل کی نشاندہی کرنے کے بعد اب ایک ایک کرکے ان مسائل کا شرعی و تحقیقی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

احساسِ کمتری اور نصوص شرعیہ

یہ بات مسلم ہے کہ کہ خواجہ سراؤں کی اکثریت احساس کمتری کے مسئلہ سے دوچار ہے۔انہیں اپنا آپ دیگر افرادِ معاشرہ سے کمزور دکھائی دیتا ہے۔خواجہ سراؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو کسی بھی طرح سے کمزور نہ سمجھیں کیوں کہ وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑے ہی عمدہ طریقے سے پیدا فرمایا ہے۔جیسا کہ ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔[16]

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔

اس آیت کی رو سے تمام بنی نوع آدم کی تخلیق کی طرف اشارہ ہے۔اسی طرح ایک اور آیت میں اللہ نے بنی آدم کو معزز قرار دیا ہے:

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰھُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰھُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا۔[17]

اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انہیں بر و بحر میں سواری دی اور پاکیزہ رزق دیا اور بہت سی دیگر مخلوقات پر برتری بخشی۔

ان آیات کی روشنی میں تمام بنی آدم بلا امتیاز واجب الاحترام ہیں۔جب سارے انسان ہی خدا کی مخلوق، واجب الاحترام اور سب کی پیدائش "احسن تقویم" کی طرز پر ہوئی لہٰذا انھیں احساسِ کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔

کیا خواجہ سرا "احسن تقویم" کے زمرے میں آتے ہیں یا نہیں؟

آج کل خواجہ سراؤں کے ہر جائز و ناجائز کام کی صفائی پیش کرنے کے لیے کچھ حضرات "احسن تقویم" والی آیت کا سہارا لیتے اور طرح طرح کے استدلالات کرتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کو بہترین سانچے میں ڈھالا گیا ہے اور خواجہ سرا

چونکہ انسان ہیں اس لیے وہ بھی اس زمرے میں آتے ہیں لیکن جب ہم قرآن کریم کی دیگر آیات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ جب انسان اللہ اور اس کے رسول سے روگردانی اور مخالفت پر اُتر آئے اور اس کی آنکھ، کان اور دل حق کو پہچاننے سے عاری ہو جائے تو وہ جانوروں سے بھی بدتر مقام پر جا پہنچتا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت کے بعد والی آیت سے واضح ہے:

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ۔[18]

پھر اسے نچلے سے بھی نچلے مقام میں لوٹا دیا۔

گویا احسنِ تقویم کے مقتضٰی پر عمل نہ کرنے کی بدولت وہ ذلت وہوان کی پستی میں جا گرتا ہے۔ اسی طرح ایک اور آیت میں ہے کہ:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔[19]

بیشک اللہ کے نزدیک سب سے بدتر جانور وہ ہیں جو بہرے، گونگے اور عقل سے عاری ہیں۔

ان دیدہ دانستہ گونگے بہرے لوگوں کو جانوروں سے بھی بدتر قرار دیا گیا جو حق کو دیکھنے، سننے اور سمجھنے کے بعد بھی اپنی نافرمانی پر اڑے رہتے ہیں۔ ضلع مردان میں اکثر خواجہ سرا بے راہ روی کا شکار ہیں۔ ناچ گانا ان لوگوں کا اوڑھنا بچھونا بن گیا ہے، غیر اخلاقی و غیر فطری اخلاق و عادات میں مبتلا ہونے کی بنا پر انہیں خود بھی اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ وہ "احسن تقویم" کے زمرے میں آتے ہیں یا "شر الدواب" کے زمرے میں؟

ذہنی دباؤ

کسی بھی ذی روح کو بلاوجہ جسمانی اذیت پہنچانا شریعتِ محمدیہ میں منع ہے۔ بالخصوص کسی انسان کو بغیر کسی وجہ کے ذہنی وجسمانی اذیت کا نشانہ بنانا اور زیادہ قبیح عمل اور باعثِ وبال ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَااكْتَسَبُوْا فَقَدِاحْتَمَلُوْا بُهْتَانًاوَّ اِثْمًامُّبِيْنًا۔[20]

اور جو مومن مرد وعورتوں کو بغیر کسی وجہ کے ستاتے ہیں یقیناً انہوں نے بہتان اور بڑا گناہ اپنے سر لیا۔

اسی طرح حدیثِ مبارک میں حقیقی مسلم کی پہچان یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[21] گویا ہر طرح کی قولی و فعلی دل آزاری سے دوسرے کو مامون و محفوظ رکھنا ہی اصل مومن کی پہچان ہے۔ خواجہ سرا چونکہ انسانی معاشرے کا ایک مخصوص طبقہ ہے چنانچہ وہ اس حوالے سے زیادہ توجہ اور دیگر افراد کے حسنِ سلوک کا مستحق ہے۔ جو افراد بلاوجہ خواجہ سراؤں کو ذہنی و جسمانی اذیت سے دوچار کرتے ہیں وہ دراصل ان آیات و احادیث کو نظر انداز کرتے ہیں۔ انہیں اس عمل سے رکنا چاہیے اور بلاوجہ خواجہ سراؤں کو ذہنی و جسمانی اذیت کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے۔

انتقامی رویہ

انسانی فطرت ہے کہ جب اسے حقوق جائز طریقے سے نہ ملیں اور اس کے ساتھ زیادتی ہو تو اس کے دل و دماغ پر بدلہ اور انتقام کی سوچ سوار ہو جاتی ہے۔ انصاف اور انتقام دلوانا ریاست کے ذمہ ہے۔ اسلامی سیاسی نظام کے مطابق ہر کسی کو اپنا بدلہ خود لینے کی اجازت نہیں بلکہ ہر طرح کے جرائم میں قانونی و عدالتی تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں۔ شرعی سزائیں انتقام کے لیے نہیں بلکہ معاشرے میں امن اور انصاف قائم کرنے کے لیے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے بدلہ لینے کی بہ نسبت عفو و درگزر سے کام لینا اور معاف کر دینا باعثِ اجر و ثواب ہے۔ ذیل میں چند آیات اس حوالے سے پیش کی جاتی ہیں:

- اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا۔[22]

اگر تم کوئی نیکی کھلم کھلا یا چھپ کر کرو یا کسی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔

- وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔[23]

اور جس نے صبر کیا اور معاف کیا تو بیشک یہ ہمت والے کام ہیں۔

- وَ لْيَعْفُوْاوَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔[24]

انہیں معاف کرنا اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہیں معاف کرے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ان کے علاوہ اس مفہوم کی حامل اور بھی متعدد آیات ہیں جن سے عفو و درگزر کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ البتہ جائز حد تک بدلہ لینے کی گنجائش اور اجازت بھی واضح اسلامی حکم ہے۔[25] مذکورہ آیات کی روشنی میں خواجہ سراؤں کو چاہیے کہ معاف کرنے کو ترجیح دیں اور اپنے دل و دماغ پر منفی اثرات نہ پڑنے دیں۔ لیکن اگر وہ بدلہ لینا چاہیں تو بقدر ظلم و زیادتی یہ ان کا قانونی و شرعی حق ہے البتہ اس حق کے حصول کے لیے بھی اربابِ اقتدار اور حکومتِ وقت کا سہارا لینا لازم ہو گا اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا کسی طرح درست نہ ہو گا۔[26]

معاشی بدحالی

معاشی بدحالی صرف خواجہ سراؤں کا نہیں بلکہ یہ اس وقت پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ مہنگائی بڑھتی چلی جا رہی ہے اور روزگار کے مواقع کم ہوتے جا رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق سال 2022ء میں تقریباً 7 لاکھ سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان نوکری کے لیے بیرون ملک چلے گئے۔[27] مردان کے تقریباً اکثر خواجہ سراؤں کی روزی روٹی ناچ گانے تک محدود ہے۔ انہیں بھی چاہیے کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں، کوئی روزگار کرے یا پھر کوئی ہنر سیکھ کر اپنا پیٹ پال سکیں۔

خودکشی کا رجحان

زندگی اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ عام لوگوں کی نسبت خواجہ سراؤں میں خودکشی کا رجحان اس لیے بھی زیادہ ہے کہ ان کی تربیت قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہوتی۔ ان کا مزاج عموماً غیر حقیقت پسندانہ ہوتا ہے۔ دین اسلام میں خودکشی کرنے کو ناجائز و حرام قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۔[28]

اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر بڑا رحیم ہے۔

آیت کا ایک ظاہری مطلب اپنی جان اور ایک مطلب دوسروں کی جان لینے کی ممانعت سے متعلق ہے۔[29] جس طرح اپنی جان کی حفاظت کا حکم ہے اسی طرح دوسروں کی جانوں کی حفاظت کا بھی واضح حکم نصوصِ شرعیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ اُن خواجہ سراؤں کو اس آیت سے عبرت پکڑنی چاہیے جو تکالیف و مصائب سے دلبرداشتہ ہو کر اپنی جان لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجرمانہ سرگرمیاں

سروے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان میں سے اکثر لوگ اپنے حقوق کے حصول کی آڑ میں مجرمانہ سرگرمیوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ضلع مردان کے خوجہ سراؤں کے نمائندہ نے خود اقرار کیا۔[30] شریعت اسلامی اور قانونِ پاکستان کبھی بھی ایسے امور کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا جس سے معاشرے کے امن و امان میں خلل واقع ہو۔ مجرمانہ سرگرمیاں دراصل "فساد فی الارض"

کے زمرے میں آتی ہیں جس کے متعلق ارشاد ہے کہ:

وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَۙ۔[31]

اور حد سے بڑھنے والوں کا حکم نہ مانو۔

اگلی آیت میں "مسرفین" کی وضاحت یہ کی گئی ہے کہ مسرفین وہ لوگ ہیں جو زمین میں بگاڑ کی کوشش کرتے ہیں، اصلاح کی کوشش نہیں کرتے۔[32] یہی وجہ ہے کہ فساد فی الارض کی سخت سزا قرآن میں بیان ہوئی ہے:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ-ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌۙ۔[33]

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے اور زمین میں فساد مچاتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی لٹکایا جائے یا ان کے ایک ہاتھ اور پاؤں جانبِ مخالف سے کاٹ دیے جائیں یا جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ ان کے لئے دنیا کی رسوائی اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

خواجہ سراؤں کو چاہیے کہ ان آیات سے نصیحت حاصل کریں اور کسی بھی تنظیم یا دیگر جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ مل کر کبھی بھی زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کریں۔

نتیجہ بحث

خواجہ سرا معاشرے کا ایک پسماندہ اور انتہائی قابلِ توجہ طبقہ ہے جو پاکستانی بالخصوص پختون معاشرے میں بہت سے معاشرتی مسائل کا شکار ہے۔ مذکورہ مقالہ میں اس طبقے کے نفسیاتی مسائل کا شرعی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو درج ذیل امور پر منتج ہوتا ہے:

- خواجہ سرا ان تمام بنیادی انسانی حقوق کے حق دار ہیں جو ایک انسان ہونے کے ناطے ہر مرد و عورت کو حاصل ہیں۔
- معاشرے کا یہ طبقہ انتہائی پسماندہ اور بہت سے مسائل کا شکار ہے جن میں معاشی، سماجی، نفسیاتی مسائل شامل ہیں۔ نفسیاتی مسائل کے حوالے سے احساسِ کمتری، ذہنی دباؤ، عزتِ نفس کی کمی، خودکشی کا رجحان اور جرائم کا شکار ہونا شامل ہیں۔
- اس طبقے کے ان مسائل کا شکار ہونے میں جہاں دیگر افرادِ معاشرہ کا کردار ہے وہیں یہ طبقہ بھی لاعلمی اور بے توجہی کے سبب ان مسائل سے دوچار ہے۔
- تعلیم و تربیت اور اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو کر یہ طبقہ ان مسائل سے کسی حد تک جان چھڑا سکتا ہے۔ اسی طرح دیگر افراد کو بھی چاہیے کہ وہ اس طبقے کو برابر کا شہری سمجھتے ہوئے انہیں وہ تمام حقوق دیں جن کا دین اور قانون حکم دیتا ہے۔
- ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اس طبقے کی تعلیم و تربیت اور باعزت روزگار کے لیے خصوصی اقدامات کرے کیونکہ اس کی بدولت یہ طبقہ بہت سی محرومیوں سے خلاصی پا سکتا ہے اور نفسیاتی مسائل کا سبب بننے والے عوامل کی بیخ کنی سے ان مسائل سے چھٹکارا بھی ممکن ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 فیروز الدین، مولوی، **فیروز اللغات**، (لاہور: فیروز پرنٹنگ ورکس، 2001ء)، ص 160۔

2 کمال الدین، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، **النجم الوهاج فی شرح المنهاج**، (جدہ: دار المنھاج، طبع اول: 2005ء)، 10/306۔

3 https://www.britannica.com/topic/eunuch (Retrieved on 03January2023).

4 انٹرویو، صدر خواجہ سرا یونین مردان جناب رحیم اللہ عرف انمول، بمقام نیو اڈہ مردان، بروز بدھ، 4 جنوری، 2023ء۔

5 انٹرویو، جناب کاشف علی عرف مس لولی، بمقام نیو اڈہ مردان، بروز بدھ، 4 جنوری، 2023ء۔

6 ڈان نیوز، پشاور، 10 اکتوبر 2018ء۔

7 ایضاً۔

8 htttp://dunyapakistan.com/58164/#.XQ6G5OszbIU (Retrieved on 03January2023).

9 shorturl.at/otuZ4, (Survey on 17 January 2023).

10 Ibid.

11 Ibid.

12 Ibid.

13 Ibid.

14 Ibid.

15 Ibid.

16 سورۃ التین 04:94۔

17 سورۃ بنی اسرائیل 70:17۔

18 سورۃ التین 04:95۔

19 سورۃ الانفال 22:08۔

20 سورۃ الاحزاب 57:33۔

21 البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، (ریاض: دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، 2015ء)، کتاب الایمان، باب من سلم المسلمون الخ، رقم الحدیث: 10۔

22 سورۃ النساء 149:4۔

23 سورۃ الشوریٰ 43:42۔

24 سورۃ النور 22:24۔

25 سورۃ النحل 126:16۔

26 سورۃ النساء 59:04۔

27 https://jang.com.pk/news/1177577 , (Retrieved on 03January2023).

28 سورۃ النساء 289:04۔

29 مودودی، سید ابو الاعلیٰ، **تفہیم القرآن**، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، سن ندارد)، 1/346۔

30 shorturl.at/otuZ4, (Survey on 17 January 2023).

31 سورۃ الشعراء 151:26۔

32 سورۃ الشعراء 152:26۔

33 سورۃ المائدہ 33:05۔